رپورٹنگ: مولانا حبیب اللہ حقانی
مدرس جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ

تقریب دستار بندی وختم بخاری کا آنکھوں دیکھا حال

حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کا خطاب اور فضلاء سے عہد و میثاق

دارالعلوم حقانیہ اور اکوڑہ خٹک کا موسم بہار

۵ مئی ۲۰۱۶ بروز جمعرات جامعہ حقانیہ میں جلسہ دستار بندی اور تقریب ختم بخاری شریف کا انعقاد ہوا، چنانچہ اس روح پرور تقریب میں شرکت کیلئے ملک کے طول وعرض سے عوام وخواص کے قافلے بغیر کسی اطلاع اور اشتہار کے دارالعلوم حقانیہ کی طرف رواں دواں تھے' جن سے صرف دارالعلوم حقانیہ نہیں بلکہ اکوڑہ خٹک کے پورے قصبہ میں زبردست رونق اور گہما گہمی پیدا ہوگئی تھی، سارے علاقہ میں اہل علم وعمل کی آمد سے سڑکوں ، بازاروں اور مسجدوں میں ایک عجیب بہار کا سماں تھا، یوں لگ رہا تھا کہ اکوڑہ خٹک کی وادی میں یکا یک آسمان سے سفید کپڑوں میں ملبوس جبہ ودستار سے مزین خوبصورت اور نورانی مخلوق اتر آئی ہو۔

پندرہ سو فضلاء کی دستار فضیلت

دارالعلوم حقانیہ کا ہر گوشہ اور ہر کمرہ اپنی رعنائی ودلکشی میں سلجھی ہوئی دلہن کا نظارہ پیش کررہا تھا چنانچہ جوں جوں دستار بندی کا وقت قریب ہوتا گیا طلباء دورہ حدیث کے چہروں پر شگفتگی کے گلاب کھلے جارہے تھے، بالآخر وہ مبارک گھڑی آہی گئی جس کے انتظار میں طلباء اوران کے متعلقین کئی سالوں سے منتظر تھے،تقریباً ۱۵۰۰ فضلاء دورہ حدیث، متخصصین اور حفاظ کرام کی جلسہ دستار بندی ہزاروں لوگوں کا عظیم اجتماع زیر تعمیر جامع مسجد مولانا عبدالحقؒ کے وسیع وعریض صحن میں ہوئی ، جس کے باہر بھی دارالعلوم کے تمام میدان' مسجد اور درسگاہیں اور بالکونیاں' برآمدے لوگوں سے بھرے ہوئے تھے' بلکہ جامعہ سے باہر پانچ کلومیٹر تک جی ٹی روڈ کے اطراف بھی زائرین اور مہمانوں سے بھرے ہوئے تھے' ایک محتاط اندازے کے مطابق ڈیڑھ لاکھ سے زائد افراد موجود تھے،تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا۔اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا سید یوسف شاہ نے سرانجام دیئے۔تقریب کی غرض وغایت اور دارالعلوم حقانیہ کے تعلیمی

نظام اور خدمات کے حوالے سے نائب مہتمم جامعہ حقانیہ حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ نے مخاطبین کو روشناس کرانے کیساتھ ساتھ آنے والے مہمانوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ دارالعلوم حقانیہ کی ۶۸ ویں تقریب ختم بخاری شریف ہے اور یہ والد محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے اخلاص ،للّٰہیت ،تقویٰ اور لازوال جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ دارالعلوم حقانیہ بغیر کسی حکومتی امداد اور غیر ملکی فنڈز کے ملک وملت کیلئے ایک عظیم خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ سیاست سے لے کر میدان جہاد تک تدریس سے لے کر تصنیف تک، طریقت سے لے کر شریعت تک ہر میدان میں آپ کو حقانیہ کا فیض نظر آئے گا۔

مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج دارالعلوم حقانیہ میں لاکھوں کا مجمع اس بات کا بین ثبوت ہے کہ اسلام اور اسلامی نظام پاکستان کا مقدر ہے ۔تاجکستان حکومت نے گزشتہ دنوں داڑھی پر پابندی لگائے۔ دینی مدارس کو تالے لگادیئے، اسلامی شعائر کی توہین کی گئی، لیکن دارالعلوم حقانیہ کا فیض وہاں بھی پہنچا ہے۔اور یہ تمام سیکولر لابیاں اپنے مقاصد میں کبھی کامیاب نہیں ہونگی۔

امام اہل سنت مولاہ شاہ احمد نورانی مرحوم کے فرزند رشید مولانا محمد شاہ اویس نورانی ،صدر جمعیت علماء پاکستان نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ پاکستان میں ایک ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے ملک کی سیاست کا بیڑہ غرق کردیا اس نے پرائی جنگ میں کود کر اور امریکہ کا حواری بن کر پورے پاکستان اور افغانستان کو کرب وغم میں مبتلا کیا۔انہوں نے کہا کہ ہم پاکستان میں پرویز مشرف کی پالیسی کو مکمل طور پر رَد کرتے ہیں، اوران شاء اللہ دینی مدارس سے نکلنے والے یہ نوجوان پاکستان میں نظام مصطفیٰ ؐ کیلئے ہراول دستے کا کردارادا کریں گے۔

سابق وفاقی وزیراور مسلم لیگ ض کے صدر جناب اعجاز الحق نے اپنے خطاب میں کہا کہ میرے والد صدر ضیاء الحق مرحوم نے اسلامی بلاک کا جوخواب دیکھا تھا اور جہاد افغانستان کا جونقشہ پیش کیا تھا انہی مدارس سے نکلنے والے یہ حقانی فضلاء اس کو عملی جامہ پہنائیں گے۔انہوں نے اس عظیم اجتماع پر دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم اور دیگر منتظمین کوخراج تحسین پیش کیا۔تقریب میں مولانا عرفان الحق نے موتمر المصنفین کی دو نئی تصنیفات کا تفصیلی تعارف بھی کروایا۔

متفقہ قراردادیں

مولانا حامد الحق حقانی نے ختم بخاری سے پہلے درج ذیل قراردادیں پیش کیں :

(۱) ہم شام میں ہزاروں مسلمانوں کی ظالمانہ قتل عام کی بھرپور مذمت کرتے ہیں

(۲) شام میں فوری طور پر جنگ بندی کا اعلان کیا جائے اور مسئلے کا مذاکراتی حل نکالا جائے۔

(۳) انسانی حقوق کی تنظمیں اپنے دوغلے معیار کو ترک کر کے شام، فلسطین، کشمیر اور افغانستان برما میں معصوم مسلمان بچوں اور عورتوں کے قتل عام کو روک دیں۔

(۴) یہ اجتماع افغانستان کے سربراہ اشرف غنی کے پاکستان کے خلاف ہرزہ سرائی کو مسترد کرتا ہے۔

(۵) حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ افغانستان کی آزادی کے لئے پاکستان نے تاریخی کردار ادا کیا ہے، افغانستان کے طالبان آزادی کی اس جدوجہد کو منزل تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ پاکستان اپنی سابقہ پالیسی پر کاربند رہ کر ان کے بارہ میں بیرونی دباؤ کو نظرانداز کرتے ہوئے طالبان سے اپنے اعتماد کے رشتوں کو مجروح نہ کرے۔

(۶) یہ اجتماع پاکستان کے بارہ میں غیر اسلامی اقدامات اور بیرونی ایجنڈا پر اسے لبرل اور سیکولر جمہوریہ بنانے کے ارادوں کی شدید مذمت کرتا ہے، اور لاکھوں کا یہ مجمع عہد کرتا ہے کہ اس ملک کے اسلامی تشخص کو ہر حال میں برقرار رکھا جائے گا۔

(۷) یہ عظیم اجتماع دینی مدارس کے بارہ میں حکمرانوں کی اسلام دشمن پالیسیوں اور علماء وطلبا مدارس کے پکڑ دھکڑ کی شدید مذمت کرتا ہے، مدارس امن وسلامتی کے گہوارے ہیں، مدارس کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں۔

(۸) یہ اجتماع وفاق المدارس العربیہ سے حکومت کے مذاکرات کے نتیجہ میں طے شدہ فیصلوں کو فوری عملی شکل دی جائے اور مدارس پر چھاپوں اور طرح طرح کے پریشان کرنے کا سلسلہ فوری روک دیا جائے۔

تمام سامعین نے بالاتفاق ہاتھ اٹھاتے ہوئے ان قراردادوں کی تائید وتصویب فرمائی۔

مولانا سمیع الحق کا خطاب

مولانا سمیع الحق صاحب نے بخاری شریف کے آخری سبق پڑھانے سے قبل تمام جدید فضلاء سے حلف لیا جو درج ذیل ہے:

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم أما بعد! ہم اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے لامتناہی ان گنت احسانات کا صمیم قلب سے شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمیں اربوں بندوں میں قرآن پاک اور احادیث نبویہ ﷺ کی اشاعت وترویج کیلئے منتخب فرمایا اور دارالعلوم حقانیہ کے جلیل القدر مشائخ کرام اور اجلہ اساتذہ عظام سے علمی انوار پر برکات سے استفادہ کی نعمتوں سے نوازا پاکستان کی مایہ ناز اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم حقانیہ جو اسلامی علوم ومعارف کا عظیم قلعہ ہے دعوت وارشاد اور عزیمت وجہاد کا تمام عالم اسلام میں ایک منفرد مقام کا حامل ہے اس عظیم یونیورسٹی کے اساتذہ اور مدرسین سلف صالحین کے مثالی نمائندے ہیں ان

عبقری شخصیات کے علوم ومعارف کا حظ وافر فراہم کیا ہے۔

ہم پورے وثوق و اعتماد کے ساتھ اعتراف کرتے ہیں کہ ہم دارالعلوم حقانیہ کے آغوش شفقت میں جن انعامات سے نوازے گئے ان کا حق تشکر ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ہم اپنے تمام اکابر اساتذہ اورشیوخ اور لاکھوں علماء کرام' اسلامی دانشوروں اور فرزندانِ توحید کے اس بے پناہ ہجوم میں اور اپنے اس عظیم مادر علمی کی پرشکوہ' منور فضاؤں میں رب العالمین جل جلالہ کے ساتھ پختہ عہد و میثاق کرتے ہیں کہ ہم اب اس عظیم امانت' وراثت نبویہ ﷺ قرآن و حدیث کے علوم و معارف کی ترویج و اشاعت میں اپنی حیاتِ مستعار کے لیل ونہار صرف کریں گے۔

ہمیں موجودہ تاریک المناک ناگفتہ بہ حالات کا پورا پورا احساس ہے کہ آج کفر وشرک کے علمبردار اور یہودیت کے شیاطین' استعماری قوتوں کے طواغیت نے اسلامی اقدار و روایات اور ان دینی جامعات ومعاهد اور مدارس ومراکز کواپنے جبر واستبداد سے نشانہ بنایا ہے اوران دینی نشرگاہوں کے مہتممین واراکین اساتذہ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اپنے دلوں کی گہرائیوں' اپنی جانوں کوسد ذوالقرنین بنا کران یاجوجی یلغار کے مقابلوں میں ہم اپنے اسلاف کرام کے نقش قدم پر انشاء اللہ قائم رہیں گے اور اپنی زندگی کو کتاب وسنت کی اشاعت اعلاء کلمۃ اللہ اور اسلامی نظام کے قیام کیلئے وقف کریں گے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس مادر علمی جامعہ دارالعلوم حقانیہ کوتا قیامت قرآن وحدیث کاعظیم قلعہ بنادے اور ہمیں اپنے سالارِ شریعت حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے نقش قدم پر دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور اس راستہ پر چلائے جو حضور اقدس ﷺ اوران کے صحابہ و خلفائے راشدین نے بطور صراط مستقیم ہمارے لئے متعین فرمایا ہے آمین یا إله العالمين

تقریب حلف برداری اور بخاری شریف کی آخری حدیث پڑھانے کے بعد مولانا سمیع الحق صاحب نے اجتماع سے تفصیلی خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا ہے اور اس کے 18 کروڑ غیورعوام کسی بھی صورت اس سرزمین پاک کوامریکہ اور مغرب کے ایما پر لبرل اور سیکولر مقاصد کے لئے استعمال نہیں ہونے دیں گے انہوں نے کہا کہ پاکستان کے تمام مسائل اور بحرانوں کا حل شریعت محمدی کا نفاذ ہے اور پاکستان کے 18 کروڑ عوام بندوق اٹھائے بغیر پرامن جمہوری اور آئینی جدوجہد کے ذریعہ اس ملک میں اسلامی نافذ کراکے رہیں گے۔اگر حکمرانوں نے ملک کی بنیادی اساس،عوام کو درپیش مسائل اور پاکستان کے بنیاد اسلامی نظریہ اور اسلامائزیشن پر توجہ دی ہوتی تو آج ہم قتل وغارتگری' تشدد اور انتہا پسندی جیسے دلدلوں میں

نہ پھنسے ہوتے اور نہ ہماری افواج کو آپریشن کرنے کی نوبت آتی انہوں نے کہا کہ تشدد اور قوت کا استعمال موجودہ مشکلات کا حل نہیں۔ یہ امر افسوسناک ہے کہ پاکستان کو درپیش نازک ترین چیلنجوں کے موقع پر حکمران اور تمام سیاستدان سردمہری اور چپ سادھ کر بیرون ممالک کے سیر سپاٹوں میں مصروف ہیں، یہ وقت پوری قوم کو سد سکندری بن جانے کا ہے اور ایسے وقت میں گروہی اور فرقہ ورانہ لڑائیوں اور باہمی جنگ وجدال کا ملک متحمل نہیں ہوسکتا۔ اسوقت عالم کفر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف متحد ہو چکا ہے۔ اس کا مقابلہ صرف دینی قوتوں اور پوری امت مسلمہ کے اتحاد سے کیا جاسکتا ہے علماء کرام اور دین کے طلباء' دینی قوتیں ملت کی بقاء' امت کی سلامتی مذہب کی حفاظت' پاکستان اور عالم اسلام کی آزادی کی جنگ لڑ رہی ہیں ۔ اسلام کے بارے میں مغرب کے منفی اور جھوٹے پروپیگنڈہ کا توڑ کرنے کیلئے اسلام کی اصل عادلانہ تصویر پیش کرنی چاہیے' اسلام دہشت گردی کا نہیں بلکہ امن کا ضامن اور انسانیت کی نجات کا پیغام ہے۔ امریکہ نہ افغانستان سے اسلام اور بنیاد پرست ختم کرسکا ہے نہ وہ عراق شام اور پاکستان میں کامیاب ہوگا' پاکستان دنیا میں اسلام کا قلعہ ہے' سیکولر عناصر کے عزائم خاک میں ملا دیئے جائیں گے۔ پوری امت کے اسلامی تشخص اور آزادی وسلامتی کیلئے دنیا بھر کے علما اور دینی قوتوں کے وحدت اور یکجہتی اور اس فیصلہ کن معرکہ میں اصل کردار حکمران اور سیاستدان نے نہیں رسول اکرم کے وارثین اور علم نبوت کے حاملین نے ادا کرنا ہے۔ مدارس کے خلاف عالم کفر کا اتحاد بے معنی نہیں وہ مسلمانوں کو ان کی اصل تعلیمات سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔ اگر حکمرانوں نے ان کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے تو خدانخواستہ یہ ملک تاشقند اور سمرقند بن جائے گا یا پھر یہاں شام اور عراق کی طرح خانہ جنگی پیدا ہوجائے گی۔ مدارس اپنے طور پر تمام اصلاحات کررہے ہیں، تمام جدید تقاضوں کے مضامین ہمارے نصاب میں شامل ہیں۔ حکومت کو اس صورتحال میں زور اور جبر کی بجائے ارباب مدارس سے مذاکرات اور افہام وتفہیم کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔

اس وقت پاکستان میں تعلیم کا بھرم صرف دینی مدارس سے قائم ہے' حکمرانوں سے 65 سال میں اپنے تعلیمی نظام اور نصاب کی اصلاح نہ ہوسکی' اور اسے بالاخر اسلام دشمن بورڈوں کو ٹھیکے پر دے دیا جو ہمارے تعلیمی نظام سے اسلامی اثرات اور تعلیمات کو چن چن کر نکال رہے ہیں مگر پاکستان میں یہ کوششیں ہرگز کامیاب نہیں ہوسکیں گی۔ امریکہ افغانستان سے جاتے جاتے پاکستان کو میدان جنگ بنانا چاہتا ہے۔ اسلئے سب کو چوکنا رہنا ہوگا۔ انقلاب اور تبدیلی کے نعروں میں حقیقت نہیں، انقلاب محمدی کے سوا کوئی انقلاب دیرپا اور کامیاب نہیں ہوسکتا۔ ہم نے ہمیشہ شریعت کی جنگ لڑی ہے اور شریعت کے ذریعے اس ملک کی تقدیر بدل سکتی ہے۔ اس وقت سب سے اہم مسئلہ پاکستان کے اسلامی تشخص اور نظریاتی حیثیت کا تحفظ اور اس کو غیروں کے تسلط سے نکالنا ہے، لبرل اور سیکولر بنانے کی کوششوں اور سازشوں کے سامنے بند باندھنا پوری

پاکستانی قوم کا فریضہ ہے۔اصل مسئلہ حکمرانوں کا رسوائے زمانہ کرپشن اور عالمی سکینڈل ہیں، بے ضرر اور بے بس علماء طلبا ائمہ مساجد پر ظلم اور بے جا قید وبند کے نتیجہ میں حکمرانوں پر پاناما لیکس جیسی آفتیں نازل ہورہی ہیں، پوری قوم کو رسوائے زمانہ کرپشن سیکنڈلوں کے خلاف اٹھ کھڑا ہونا چاہیے۔تحفظ خواتین بل جیسے تمام لادینی اقدامات پر حکومت سے مذاکرات اور کمیٹیوں کے چکر میں پڑنے والے احمقوں کی جنت میں سو رہے ہیں، ان حالات میں دینی اور محبّ وطن قوتوں کو ۷۷ء جیسے تحریک نظام مصطفیٰ کے لئے تیار ہونا پڑے گا۔بخاری شریف کی آخری حدیث کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کا سارا نظم میزان اور وزن سے وابستہ کیا ہے کوئی بھی انسانی نظام مادہ پرستی،شوشلزم،کمیونزم،کیپٹل ازم،لبرل ازم کے فرسودہ نظام پر پورا نہیں اترتا۔اس موقع پر دارالعلوم حقانیہ کے نائب مہتمم مولانا انوار الحق ،جمعیۃ علماء پاکستان کے مولانا اویس نورانی،صدر ضیاء الحق شہید کے فرزند جناب اعجاز الحق اور اساتذہ دارالعلوم مولانا مغفور اللہ،مولانا عبدالحلیم دیر بابا،ناظم اعلیٰ دارالعلوم حقانیہ الحاج مولانا اظہار الحق حقانی، لبنان کے شیخ محسن الرفاعی،مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی، سابقہ وزیر تعلیم مولانا فضل علی حقانی ،مولانا حامد الحق حقانی،مولانا محمد ادریس ترنگزئی ،مولانا عبدالخالق راولپنڈی مولانا سید یوسف شاہ ،مولانا عبدالقیوم حقانی اور دیگر سینکڑوں علماء ومشائخ اسٹیج پر موجود تھے۔

مولانا سمیع الحق کی ڈائری اور علمی منتخبات

مولانا سمیع الحق کے سحر آمیز قلم سے ان کے بدوِ شعور سے اب تک لکھی جانے والی ذاتی ڈائریوں کی تلخیص اور خوب صورت انتخاب، جس میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ؒ اور خود مولانا سمیع الحق کے معمولات، مشاہدات، احوال، اعزہ واقارب، اہل محلّہ وگرد وپیش، عرب وعجم کے علماء وزعماء، قائدین ِامت سے ملاقاتیں اور اسفار، دارالعلوم حقانیہ میں تعلیمی، روحانی، سیاسی سرگرمیاں، واردین وصادرین، ملکی و بین الاقوامی سیاسیات پر پر مغز تبصرے اور تجزیے، علمی نکات، ادبی لطائف، تاریخی عجائب، مطلب خیز اشعار، معارف وحکم، تصوف وسلوک، دعوت و جہاد، ایک جہان دیدہ کی یادداشتیں، تقریباً پون صدی پر مشتمل تاریخ اور یاد ایام کا حسین مرقع۔۔

قیمت: ۵۰۰ روپے رعایتی قیمت: ۲۵۰ روپے

از قلم
حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ

مرتب
مولانا حافظ محمد عرفان الحق اظہار حقانی

برائے رابطہ: 0345 9414977 - 0923 - 630435